**بَابُ اَلْبِرِّ وَالصِّلَةِ**

**-6 وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُودٍ - رضي الله عنه - قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ الله -صلى الله عليه وسلم- أَيُّ اَلذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ للهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ». قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ». قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

**انسانی حقوقHuman rights**

انسانی حقوق کا پہلا عالمی منشور خطبہ حجۃ الوداع

پاپائے روم ، بادشاہ ،جاگیردار،یہ تکون اختیارات کی مالک،عوام کالانعام\*میگنا کارٹا 1215ءابتدا اور 1789 کا نقلاب فرانس ،جمہوریت کا آغاز ،اقوام کا چارٹر1948ء انتہا

اورآج گلوبلائزیشن اور انٹرنیشنلزم کا نعرہ

\* لیکن نسل، رنگ، وطن اور قومیت سے بالاتر ہو کر سب سے پہلے جس شخصیت نے دنیا کو خطاب کیا ہے اور عملا قائم کیا، ان کا نام محمدؐ ہے: يأيها الناس إنا خلقناكم من ذكر و انثي (الججرات 13) یا ایھا النّاس قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحوا۔(مسند احمد، رقم ۱۵۴۴۸)

**اسلام اور مغرب:فرق،**

**1۔اصطلاح میں،مغرب:ہیومن رائٹس، اسلام:حقوق العباد**

**2۔تصورمیں:مغرب صرف ہیومن رائٹس لیکن اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ساتھ لیکر چلتا ہے –**

**ابوموسی اشعری نے انصاری بھائی ابو الدرداء سے کہا تھا :**

**3۔مغرب : بنیاد سوسائٹی کی ڈیمانڈ، اسلام میں بنیاد وحی الہی**

**وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ المائده 49**

**أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا50**

کیونکہ انسان معروضی حالات کو دیکھ کر فیصلے کرتا ہے ، لیکن وحی اس کے ساتھ مستقبل کو بھی دیکھتی ہے۔

4- مغرب حقوق مانگنے کی بات کرتا ہے ، لیکن اسلام حقوق دینےکی بات کرتاہے۔

## 1۔جان و مال و عزت کی حرمت

**قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ أَعْرَاضَكُمْ أَمْ لَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَلَّغْتُ قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِب**بخاری، ۴۰۵۴، ۶۵۵۱)  
2۔ دورِ جاہلیت کا خاتمہ دور علم کا آغاز ،علم وراہنمائی کی بنیادآسمانی تعلیمات نہ کہ انسانی خواہشات ،

**ألا کل شئ من أمر الجاهلية تحت قدمی موضوع**۔ (مسلم، ۲۱۳۷)

## 3۔ نسلی اور لسانی تعصب +تفاخر Racismکا خاتمہ

**يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى** شعب الایمان، ۵۱۳۷، ج ۴، ص ۲۸۹۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء ۳/۱۰۰۔ مسند احمد، ۲۲۳۹۱

## 4۔ طبقاتی امتیاز vip cultureکا خاتمہ

زمانۂ جاہلیت :قریشی عرفات میں نہیں جاتے تھے۔ نظریہ :نحن حُمس ‘‘ہم وی آئی پی ہیں’’۔

لہذا ہم حرم کی حدود سے باہر نہیں نکلیں گے۔ جناب نبی کریمؐ نے یہ رسم توڑ دی۔

خد ا نے سب کو دو چادریں پہنا کر مساوات کا صحیح معنوں میں اعلی نمونہ قائم

**اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّـٰهَ ۚ اِنَّ اللّـٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْـمٌ۔**(بقرہ ۲ ۔ آیت ۱۹۹)

5۔ Meritاور Demerit کی بنیاد تقوی

**يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات13)**

## 6۔ ظالمانہ رسموں کا خاتمہ

## متبنی کی رسم : جاہلی قدروں میں سے ایک جاہلی قدر جس کے خاتمے کا جناب نبی اکرمؐ نے اعلان ان الفاظ کے ساتھ فرمایا

## ومن ادعی إلی غیر أبيه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا۔(ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۶/۱۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲/۱۸۳) اصول قائم کر کے ونی ، قرآن سے شادی ، کاروکاری وغیر ہ تمام ظالمانہ رسمیں

## انتقام در انتقام کے کلچر کا خاتمہ

دور جاہلیت کے خاتمے کا اعلان ، ایک عمومی اعلان تھا :ہ جاہلیت کی ساری قدریں آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ لیکن دو کا بطور خاص ذکر فرمایا: **ألا وإن کل دم کان فی الجاهلية موضوع وأول دم وضع من دماء الجاهلية دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلته هذيل**۔ (ترمذی، ۳۰۱۲)

## 7۔ سود کا خاتمہ

**وإن كل ربا في الجاهلية موضوع لكم رؤس أموالكم لا تظلمون ولا تظلمون غير ربا العباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله** (ترمذی، ۳۰۱۲)

## 8۔ سوسائٹی کے کمزور طبقات کا تحفظ

فرمایا :‘‘ تمہیں دو کمزوروں ، دو ضعیفوں کے بارے میں بطور خاص وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حقوق کا خیال کرنا کیونکہ وہ اپنا حق اپنے طور پر وصول کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔**ایک یتیم :**

**اور دوسرا عورت** ۔ **وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرة228)**

**تیسرا طبقہ** جس کے بارے میں فرمایا :میں **تمہیں وصیت کرتا ہوں غلاموں کے بارے میں، ماتحتوں کے بارے میں**۔ اس زمانے میں غلام ہوتے تھے، آج بھی ہیں لیکن ذرا عنوان بدل گئے ہیں۔ وہ بھی تمہاری طرح انسان ہیں۔ جو خود کھاؤ ، انہیں کھلاؤ ، جو خود پہنو، انہیں پہناؤ، طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو ۔ اس دور کے معاشرہ میں یہ تینوں طبقے فی الواقع مظلوم تھے۔ **اور یہ آج بھی مظلوم ہیں، ذرا پہلو بدل گئے ہیں،** رخ بدل گئے ہیں، حوالے بدل گئے ہیں۔